



السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

شریعت کے نزدیک "نظریہ ضرورت" کی کیا حقیقت ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

!و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

!الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد

نظریہ ضرورت سے مقصود وہ حالت ہے جس میں آدمی اپنے اختیارات استعمال نہ کر سکے جیسے سن سات ہجری میں مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی معیت میں اس حالت میں بیت اللہ کا طواف کیا کہ اس کے اندر تین سو ساڑھے بت رکھے ہوئے تھے جب کہ اس کی تطہیر بعد میں ہوئی چونکہ کفار کا غلبہ تھا وہ اس میں رکاوٹ بنے ہوئے تھے جب کہ اس میں دخل مصلحت کے خلاف سمجھا گیا جس سے کئی خرابیاں جنم لے سکتی تھیں اسی طرح اسلام نے، بحالت اضطراری بعض حرام چیزوں کے کھانے کو مباح قرار دیا ہے۔

مثلاً: مردار، خون، خنزیر کا گوشت اور وہ چیز جس پر اللہ کے سوا کسی اور کا نام پکارا گیا ہو بوقت مجبوری ان کے کھانے کو بالشرط جائز رکھا ہے۔ (البقرة: 173) اس قسم کی حالت اگر سودی کاروبار میں لاحق ہو تو بعض اہل علم نے اکل رہا کے جواز کا بھی فتویٰ دیا ہے لیکن صحیح بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ سود کو ایسی حالت میں بھی جائز قرار درست نہیں کیونکہ استثنائی چیزیں مخصوص ہیں جبکہ ربوی معاملات میں ایسی کوئی تخصیص وارد نہیں

هذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاویٰ ثنائیہ مدنیہ

ج 1 ص 255

محدث فتویٰ